KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

شمع	مشبہ بہ
جلنا	وجہ شبہ یا غرض تشبیہ
مانند	حرف تشبیہ

سوال6: غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے اپنے لئے کون سا استعارہ استعمال کیا ہے۔

(ب) صحرا میں بکھرنے سے کیا مراد ہے۔

(ج) تیسرے شعر میں شخص کا لفظ کس کے لئے استعمال ہوا ہے۔

(د) شاعر کی موت میں کونسی چیز حائل ہے۔

(ہ) زخم کھا کر سنورنے سے کیا مراد ہے۔

جواب:

(الف) شاعر نے اپنے لئے "دریا" کا استعارہ استعمال کیا ہے۔

(ب) صحرا میں بکھرنے سے مراد اپنے آپ کو گم کرنا اور آبادی سے قطع تعلق کرنا ہے۔

(ج) تیسر شعر میں "شخص" سے شاعر کی مراد "محبوب" ہے۔

(د) شاعر کی موت میں "محبوب سے کیا ہوا وعدہ" حائل ہے۔

(ہ) زخم کھا کر سنورنے سے مراد یہ ہے۔ کہ جب محبوب اپنی پلکوں کے تیروں سے ندیم کے دل کو زخمی کرتا ہے۔ تو اسے اور بھی لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

غزل

(ناصر کاظمی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قرب	دیدار، وصل	چبھن	ہلکا سا درد	گزرگاہ	راستہ

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

عارض	رخسار	لب	ہونٹ	ماضی	گذرا ہوا زمانہ
دیار	ممالک، شہر	احباب	دوست	چراغاں	تیز روشنی

اشعار کی تشریح

سفر منزلِ شب یاد نہیں
لوگ رخصت ہوئے کب یاد نہیں

تشریح: اس شعر میں ناصر کاظمی اپنے دوستوں اور اُن ہمدردی کو یاد کرتے ہیں۔ جو اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کہتے ہیں۔ جو لوگ تاریک اندھیروں کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ اور جو مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اُن کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کب اور کیسے رخصت ہوئے۔

اولیں قرب کی سرشاری میں
کتنے ارمان تھے جو اب یاد نہیں

تشریح: شاعر کہتا ہے۔ جب مجھے پہلی بار محبوب کا دیدار نصیب ہوا۔ تو میرے دل میں بے شمار ارمان موجود تھے میں خوشی سے مست ہو رہا تھا۔ مجھے محبوب کے قرب کے سوا کسی بات کا ہوش نہیں تھا۔ اس سرخوشی اور سرشاری کے دوران جو ارمان میرے دل میں موجود تھے۔ میں اُن ارمانوں کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں۔ کہ وہ کیا تھے۔

دل میں ہر وقت چبھن رہتی تھی
تھی مجھے کس کی طلب یاد نہیں

تشریح: شاعر کو محبوب کے دیدار کی طلب تھی۔ لیکن تجاہلِ عارفانہ سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہر وقت میرے دل میں ایک ہلکا سا درد رہتا تھا۔ جو مجھے بیقرار رکھتا تھا۔ میں کسی شخص سے ملنا چاہتا تھا۔ لیکن معلوم نہیں وہ کون تھا۔ جسے میں چاہتا تھا۔

وہ ستارہ تھی، کہ شبنم تھی کہ پھول
ایک صورت تھی عجب یاد نہیں

تشریح: وہ ستارے کی طرح حسین تھی، شبنم کی طرح اس کا قرب آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرتا تھا۔ اور

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

پھول کی طرح نرم و نازک تھی۔ وہ عجیب و غریب شکل و صورت کی مالک تھی۔ لیکن اس صورت کے خدوخال اب مجھے یاد نہیں۔ اس شعر میں بھی شاعر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے۔

کیسی ویراں ہے گزرگاہِ خیال
جب سے وہ عارض و لب یاد نہیں

تشریح: شاعر کہتا ہے۔ کہ جس دن سے محبوب کے نرم و نازک ہونٹ اور گلابی رخسار میں بھول چکا ہوں۔ اسی دن سے میرے خیالوں کے راستے ویران اور سنسان ہو گئے ہیں۔ اور میرے خیالوں کی دنیا میں کوئی رنگینی نہیں۔

بھولتے جاتے ہیں ماضی کے دیار
یاد آئیں بھی تو اب یاد نہیں

تشریح: ماضی میں میں نے جن علاقوں، ملکوں اور شہروں کی سیر کی تھی۔ اور وہاں زندگی کے دن گزارے تھے۔ ان کو اگر میں یاد کرنے کی کوشش بھی کروں۔ تو مجھے معلوم نہیں۔ کہ وہ کونسے اور کیسے مقامات تھے۔ اس کی تمام یادیں اب میرے ذہن سے محو ہو چکی ہیں۔

رشتۂ جاں تھا کبھی جس کا خیال
اس کی صورت بھی تو اب یاد نہیں

تشریح: شاعر اس شعر میں بھی تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے۔ کہتا ہے۔ میں جس کے خیالوں میں ہمیشہ کھویا رہتا تھا۔ اور اس کا تصور ہی میری زندگی تھی۔ اور جس کی حسین یادیں میرے دل اور جان کو تر و تازہ رکھتی تھی۔ اب اس شخص کی صورت بھی مجھے یاد نہیں۔ کہ وہ کیسی شکل و صورت والا شخص تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ احباب کو ہم
یاد ہی کب تھے کہ اب یاد نہیں

تشریح: اس شعر میں ناصر کاظمی نے اپنے دوستوں سے گلہ کیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس آخری عمر میں دوستوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ وہ نہ مجھے یاد کرتے ہیں۔ اور نہ میری خیریت دریافت کرتے ہیں۔ اگر میں حقیقت بتاؤں۔ تو میرے دوستوں نے بہت پہلے مجھ سے قطع تعلق کیا ہے۔ یہ اب کی نہیں بہت پہلے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

کی بات ہے۔

یاد ہے سیر چراغاں ناصر
دل کے بجھنے کا سبب یاد نہیں

تشریح: شاعر نے اس شعر میں بھی تجاہلِ عارفانہ سے کام لیا ہے۔ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔ اے ناصر! تجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ کسی زمانے میں تو ہر روز ایک چراغاں کی سیر کرتا تھا۔ اور یہ چراغاں کہیں اور نہیں تمہارے دل میں ہوتا تھا۔ مطلب یہ کہ محبوب کی بے وفائی کی وجہ سے دل جلتا تھا۔ اور ایک چراغاں کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ لیکن انجان بن کر کہتا ہے۔ کہ میرا دل کیسے بُجھا۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں سب کچھ بھول چکا ہوں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: اس غزل کے قوافی اور ردیف لکھیں۔

جواب: اس غزل کے قوافی، شب، کب، اب، طلب، عجب، لب، ا، ب، اب، اب، سبب ہیں۔ اور ردیف "یاد نہیں" ہے۔

سوال 2: قواعد کی روسے مندرجہ ذیل مرکبات کے نام لکھیں۔

عارض ولب، گزرگاہ خیال، رشتۂ جان

جواب:

عارض ولب:	مرکب عطفی
گزرگاہ خیال:	مرکب اضافی
رشتۂ جان:	مرکب اضافی

سوال 3: شاعر کے دل میں ہر وقت چبھن کیوں رہتی ہے؟

جواب: شاعر کے دل میں ہر وقت چبھن اس لئے رہتی تھی۔ کہ کہ محبوب اُن سے جدا تھا۔ اور اسے محبوب کی طلب تھی۔

سوال 4: شاعر نے احباب سے کیا گلہ کیا ہے۔

www.perfect24u.com

جواب: شاعر نے اپنے احباب سے گلہ کیا ہے۔ کہ اُن کے دوست اور احباب اسے بھول گئے ہیں۔ اور اُسے یاد نہیں کرتے۔

سوال5: ناصر نے دلکے بجھنے کی وجہ کیوں نہیں بتائی۔

جواب: شاعر کے ہر پہلے مصرعے میں دوسرے مصرعے کا جواب موجود ہے۔ لیکن تجاہل عارفانہ سے کام لیتا ہے۔ پہلے مصرعے میں وہ کہتا ہے۔ کہ مجھے یاد ہے۔ کہ میرے دل میں ہر وقت چراغاں رہتا تھا۔ یعنی میرے دل میں آگ سلگتی تھی۔ اور یہی اس کے دل کے بجھنے کا سبب تھا۔

☆......☆......☆

غزل

(شکیب جلالی)

مشکل الفاظ اور معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیڑ	درخت	پس دیوار	دیوار کے پیچھے	تیرگی	اندھیرا
در	دروازہ	بام	منڈیر	دستار	پگڑی

اشعار کی تشریح

آگے پتھر تو میرے صحن میں دو چار گرے
جتنے اس پیڑ کے پھل تھے پس دیوار گرے

تشریح: اس شعر میں شاعر نے اپنی بدقسمتی کا رونا رویا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ میرے گھر کے صحن میں کھڑے درخت پر کسی نے پتھر برسائے۔ ان میں سے دو چار پتھر میرے گھر کے صحن میں گرے۔ اور درخت کے تمام پھل میرے گھر کی دیوار کے پیچھے گر کر دوسروں کے ہاتھ آگئے۔ مطلب یہ کہ پھل دار درخت سے مجھے فائدے کے بجائے نقصان پہنچا۔